بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴ — خطبہ نمبر ۱۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۷ شہادت ۱۳۴۵ ہش ۶ محرم ۱۳۸۶ھ ۲۷ اپریل ۱۹۶۶ء	نمبر ۹۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن ٹائیفائیڈ کے احتیاطی ٹیکہ کے ردعمل کے باعث طبیعت کسی قدر ناساز ہے احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

احباب کے لئے ضروری اطلاع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ روزانہ ملاقاتوں میں کافی وقت لگ جانے کی وجہ سے سلسلہ کے دوسرے اہم کاموں کے لئے وقت بہت تھوڑا ملتا ہے۔ اس لئے آئندہ جمعہ کے دن کے علاوہ منگل کو بھی ملاقاتیں نہ ہوا کریں گی۔ احباب مطلع رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب یورپ جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہو گئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ آپ کو رخصت فرمایا

محترم صاحبزادہ صاحب ڈنمارک میں تعمیر ہونیوالی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے انشاء اللہ

ربوہ ۲۶ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں یورپ جانے کی غرض سے کل مورخہ ۲۵ اپریل کو بعد نماز عصر ربوہ سے لاہور روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آج آپ بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو جائیں گے کل نماز عصر کے بعد احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپ کو نہایت پُرخلوص طور پر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کی۔ از راہِ شفقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لاکر پہلے جملہ حاضر احباب سے خطاب کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے دورۂ یورپ کی غرض بیان فرمائی حضور نے فرمایا کہ آپ ڈنمارک میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے اور یورپ میں تبلیغ اسلام کی مساعی کو تیز تر کرنے کے سلسلہ میں بعض ضروری امور سرانجام دیں گے۔ حضور نے ڈنمارک میں عیسائی پادریوں کی طرف سے منظم مخالفت اور وہاں تعمیر مسجد کی راہ میں بعض روکاوٹوں کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ الٰہی جماعتوں کے لئے مخالفت کھاد کا کام دیتی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ترقی کے راستے کھلتے ہیں۔ یورپ میں ڈنمارک پہلا ملک ہے۔ جہاں پادریوں کی طرف سے مخالفت کا آغاز کیا گیا ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ضرور وہاں عنقریب اسلام کی ترقی کے سامان پیدا کرے گا اور انشاء اللہ العزیز وہاں اسلام دور شور سے پھیلے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ ان ایام میں خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ تبلیغ اسلام کی راہ میں حائل شدہ مشکلات دور فرمائے۔ ڈنمارک میں تعمیر ہونے والی مسجد بخیر و خوبی پایۂ تکمیل کو پہونچے۔ اور اسلام کی ترقی کے حق میں اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں۔ اس مختصر خطاب کے بعد حضور نے ایک لمبی پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور قصر خلافت تشریف لے گئے۔

بعد ازاں احباب نے باری باری محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ اور آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار دیکر آپ کو نہایت پُرخلوص طور پر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ بخیریت اپنی منزل مقصود پر پہنچیں اور نہایت درجہ کامیاب دورہ کے بعد بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ اللہ تعالیٰ یورپ میں ہماری تبلیغی مساعی میں برکت ڈالے۔ اور اپنے فضل سے ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرما کر وہاں ایسے حالات پیدا فرمائے کہ اسلام جلد از جلد غالب آجائے آمین اللّٰھم آمین

"پاکیزہ جذبات اور اسلامی روح کے مظاہرہ پر ہم آپ کے شکر گزار ہیں"

محترم مولانا ابو العطاء صاحب مدیر الفرقان کے نام جلالۃ الملک شاہ فیصل کا جوابی تار

سعودی عرب کے فرمانروا جلالۃ الملک شاہ فیصل بن عبد العزیز نے اسلامی ہجری سال کے پہلے دن یعنی یکم محرم الحرام ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۶۶ء کو اپنے تاریخی دورہ کے سلسلہ میں پاکستان میں تھے۔ اس موقعہ پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل مدیر "الفرقان" ربوہ نے شاہ موصوف کی خدمت میں حسب ذیل دعائیہ پیغام بذریعہ تار ارسال فرمایا:۔

كُلَّ عَامٍ وَأَنْتُمْ بِخَيْرٍ

یعنی آپ کے لئے یہ سالہا سال خیر و برکت کا سال ہو

اس کے جواب میں پاکستان سے روانگی سے پیشتر جلالۃ الملک شاہ فیصل نے محترم مولانا صاحب موصوف کے نام حسب ذیل جوابی تار ارسال فرمایا:

ترجمہ:۔ کراچی ۲۴ اپریل۔ "آپ نے جن پاکیزہ جذبات اور اسلامی روح کا مظاہرہ کیا ہے اس پر ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔" (فیصل)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

چندہ تحریک جدید کے دفتر سوم کا اجراء۔ یہ دفتر یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے شمار کیا جائے گا

جماعتوں کو باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانیوالوں کو اس میں شمولیت کیلئے تیار کرنا چاہیئے

لازمی چندہ جات کے بجٹ میں تمام احمدیوں کو شامل کیا جائے جماعتیں اس وہم کو دل سے نکال دیں کہ اس سے ان کی گرانٹ پر برا اثر پڑے گا

عہدیداروں کو چاہیئے کہ چندہ وقت پر وصول کیا کریں تاکہ سال کے آخر میں کوئی دقت نہ ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ ؍اپریل ۱۹۶۶ء

مرتبہ:۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زودنویسی

تشہد، تعوذ اور فاتحہ شریف کی تلاوت کے بعد فرمایا:

پچھلے دنوں خاکسار کی طبیعت خراب رہی گو اب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے

کچھ افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری اور سردرد ابھی باقی ہے۔ باوجود دوائی کھانے کے آج بھی سر میں کافی درد محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن جمعہ ایک ایسا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے جس سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے تاکہ جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا جا سکے۔ اس لئے میں بعض باتیں مختصراً دوستوں کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ گزشتہ سو ڈیڑھ سو سال سے عیسائیت اپنے سارے دجل، سارے فریب، اپنے سب اموال اور اپنی ساری قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ اسلام پر حملہ آور رہی ہے۔ اور اب بھی ہر قسم کے حملے کر رہی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزند جلیل اور اسلام کے ایک طاقتور پہلوان کی شکل میں مبعوث نہ فرماتا۔ تو عیسائیت اسلام کے خلاف شاید میدان مار چکی ہوتی اور شاید ان بدقسمت مسلمانوں کی خواہش پوری ہو جاتی۔ جنہوں نے

قرآن کریم کی تعلیم

سے منہ موڑ کر عیسائیت کی آغوش میں دنیا کی آسائشیں اور دنیا کے آرام ڈھونڈے تھے۔ جیسے کہ مولوی عماد الدین جو مسجد (آگرہ) کے امام اور خطیب تھے مسلمانوں سے نکل کر عیسائیوں میں شامل ہو گئے تھے۔ اور ان کا یہ خیال تھا کہ عنقریب ہی وہ وقت آنے والا ہے کہ اگر ہندوستان میں کسی کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گی کہ وہ کسی مسلمان کو دیکھے تو اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکے گی اور ہندوستان میں اسے کوئی مسلمان بھی نظر نہیں آئے گا سب مسلمان عیسائی ہو جائیں گے۔

اس زبردست حملہ اور ان خواہشات کو دیکھ کر جو عیسائی منادوں کے دل میں گدگدی لے رہی تھیں، اپنے

دین کی حفاظت کیلئے

اور اپنی توحید کی خاطر غیرت رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور عیسائیت کے خلاف آپ کو اس قدر زبردست دلائل، براہین اور نشانات اور معجزات عطا کئے کہ ان کے ذریعہ عیسائیت کا حملہ ہر میدان میں آہستہ آہستہ رکنا شروع ہوا۔ اور جہاں جہاں بھی احمدی پہنچے۔ وہاں نہ صرف یہ کہ عیسائیت کا حملہ رک گیا بلکہ

عیسائیت کے خلاف جوابی اور مدافعانہ حملے

شروع ہو گئے۔ حتیٰ کہ عیسائیوں کو مجبوراً آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور اب تک پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔

اس روحانی مہم کو تمام اکناف عالم میں چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور رضا کے مطابق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نومبر ۱۹۳۴ء سے تحریک جدید کا اجرا کیا تھا۔ دوست جانتے ہیں کہ اس تحریک کے ذریعہ دنیا کے بہت سے ممالک میں عیسائیت کا زبردست، خوشکن اور کامیاب مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

پس حضور نے نومبر ۱۹۳۴ء میں یہ تحریک جاری فرما کر

مالی قربانیوں کا جماعت سے مطالبہ

فرمایا۔ پہلا مطالبہ ۲۷ ہزار روپے کا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والی اس جماعت نے وقت کی ضروریات کو سمجھتے ہوئے قریباً ۹۸ ہزار روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اس کے بعد حضور نے دفتر دوم کا اجرا فرمایا۔ اس سے پہلے جن لوگوں نے اس تحریک میں حصہ لیا تھا۔ ان کو دفتر اول قرار دیا۔ جو اب تک جاری ہے۔ دفتر اول میں حصہ لینے والوں کی تعداد

قریباً پانچ ہزار تھی

جو اب کم ہوتے ہوتے ۴۲ سو تک رہ گئی ہے۔ کیونکہ جو پچاس، ساٹھ اور ستر سالہ احمدی اس وقت دفتر اول میں شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے بہت سے اپنے مولا کو پیارے ہو گئے ہیں اس طرح ان کی تعداد گھٹتی رہی۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو واضح تھی۔ اور یہ بھی واضح تھا کہ غلبہ اسلام کی جو مہم تحریک جدید کے ذریعہ جاری کی گئی ہے۔ وہ وقتی نہیں بلکہ قیامت تک جاری رہنے والی ہے۔ اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

دفتر دوم کی بنیاد

رکھی:

جب ۱۹۴۴ء میں دفتر دوم جاری کیا گیا تو پہلے سال اس کی آمد صرف ۲۲۷، ۵۲ روپے تھی۔ اور بیس سال بعد یعنی ۱۹۶۴ء میں اس کی ۰۰۰، ۹۰، ۲ روپے (دو لاکھ نوے ہزار روپے) تک پہنچ گئی۔ کیونکہ شروع میں بہت سے ایسے نوجوان اس میں شامل ہوئے جنہیں صرف جیب خرچ مل رہا تھا۔ اور معمولی چندہ ادا کرکے

ثواب حاصل کرنے کی خاطر

وہ اس میں شامل ہوئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا وہ تعلیم سے فارغ ہو کر کام پر لگ گئے۔ اور اپنی دنیوی ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایک احمدی کی ذمہ داریوں کو بھی نبھانا شروع کیا۔ اس طرح ترقی کرتے کرتے ۱۹۶۴ء میں ان کا چندہ باون ہزار سے دو لاکھ نوے ہزار تک پہنچ گیا۔

جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں دفتر اوّل میں شریک ہونے والوں کی تعداد پانچ ہزار تھی اور دفتر دوم میں شامل ہونیوالوں کی تعداد تقریباً بیس ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ بہرحال دفتر اوّل کے مقابلہ میں یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ اگر دس سال کے بعد ایک اور دفتر کھولا جاتا تو ۱۹۵۴ء میں

دفتر سوم کا اجراء

ہونا چاہیئے تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی کسی خاص مشیت یا ارادہ کی وجہ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۴ء میں دفتر سوم کا اجراء نہیں فرمایا۔ ۱۹۶۴ء میں دفتر دوم کے بیس سال پورے ہو جاتے ہیں۔ اس وقت حضرت مصلح موعودؓ بیمار تھے۔ اور غالبؔ بیماری کی وجہ سے ہی حضور کو اس طرف توجہ نہیں ہوئی کیونکہ امام کی بیماری کے ساتھ ایک حد تک نظام بھی بیمار ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تحریک جدید کی طرف سے بھی حضور کی خدمت میں اس کے متعلق لکھا نہیں گیا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ اب دفتر سوم کا اجراء کر دیا جائے لیکن اس کا اجراء یکم نومبر ۶۵ء سے شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس طرح یکم نومبر ۶۵ء سے ۳۱ ؍ اکتوبر ۶۶ء تک ایک سال بنے گا میں اس لئے ایسا کر رہا ہوں تاکہ دفتر سوم بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی

خلافت کی طرف منسوب ہو

اور چونکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے اعلان کی توفیق دے رہا ہے اس لئے مَیں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے بھی اپنے فضل سے ثواب عطا کرے گا اور اپنی رضا کی راہیں مجھ پر کھولے گا۔ پس مَیں چاہتا ہوں کہ دفتر سوم کا اجراء یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے ہو۔

دورانِ سال نومبر کے بعد جو نئے لوگ تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل ہوئے ہیں ان سب کو دفتر سوم میں منتقل کر دینا چاہیئے۔ اور تمام جماعتوں کو

ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ

نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں وہاں ہزاروں احمدی بھی ایسے ہوتے ہیں جو نئے نئے کمانا شروع کرتے ہیں۔ یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں تعلیم پاتے ہیں اور پھر کمانا شروع کرتے ہیں اور باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس طرح ہمیں کافی تعداد میں ایسے احمدی مل سکتے ہیں جو دفتر سوم میں شامل ہوں۔ ہمارا یہ کام ہے کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ وہ عملاً دفتر سوم میں شامل ہو جائیں۔ سو یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے دفتر سوم کا اجراء کیا جاتا ہے۔ تحریک جدید کو چاہیئے کہ وہ فوراً اس طرف توجہ دے اور اس کو منظم کرنے کی کوشش کرے۔

~~~~~~~~

دوسری بات مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چند دن کے بعد یعنی یکم مئی سے

ہمارا نیا مالی سال

شروع ہو رہا ہے اس کے متعلق جماعتوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تساہل اور خوف سے کام نہ لیں۔ ان ہر دو وجوہ کی بناء پر ہمارا بجٹ صحیح تشخیص نہیں ہوتا۔ بعض جماعتیں تساہل سے کام لیتی ہیں اس طرح جو نام بجٹ میں آنے چاہئیں وہ نہیں آتے۔ اور بعض جماعتیں اس خوف سے کہ اگر کمزوروں کو بجٹ میں شامل کیا گیا تو ہمارا چندہ اتنے فیصدی وصول نہیں ہوگا جتنے فیصدی چندہ پر گرانٹ ملتی ہے۔ صحیح حالات مرکز کے سامنے نہیں رکھتیں اور اس خوف کی وجہ سے صحیح بجٹ نہیں بناتیں۔

مَیں تمام جماعتوں کو یقین دلاتا ہوں کہ کمزوروں کی کمزوری کے نتیجہ میں

آپ کی گرانٹ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا

بشرطیکہ آپ کی غفلت کی وجہ سے پہلے مضبوط لوگ کمزور نہ ہو جائیں۔ آپ اس خیال سے کہ اگر بجٹ صحیح بنا اور آمد پوری نہ ہوئی تو ہماری گرانٹ پر اثر پڑے گا جو خطرناک غلطی کر رہے ہیں آئندہ ہرگز نہ کریں۔

پس بجٹ پورا بنائیں اور حتی الوسع اسے پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ اگر آپ کا چندہ ان دوستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جنہوں نے سالِ گزشتہ میں چندے ادا کئے تھے اس سال بھی پورا ہو جائے گا تو کل چندہ کی نسبت اگر پوری نہ بھی ہو تو بھی آپ کو گرانٹ مل جائے گی۔ اس لئے بغیر کسی خوف و خطر کے آپ صحیح بجٹ بنائیں۔

دراصل اس وجہ سے کہ صحیح بجٹ نہیں بنتا ہمارے نئے احمدیوں کی تربیت میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کو یہ توفیق بھی حاصل نہ تھی کہ وہ خدا تعالیٰ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر دو آنے بھی خرچ کریں۔ آپؑ کے ذریعہ ایک حرکت شروع ہوئی اور محبتِ الٰہی اور محبتِ رسولؐ جو بظاہر مٹ چکی تھی یا غفلت کے پردوں کے نیچے دبی ہوئی تھی اُبھرنا شروع ہوئی۔ پہلا جلوہ اس روحانی زندگی کا یا روحانی حرکت کا جوان وجودوں میں نظر آیا وہ یہی ہے کہ کسی نے ایک چوّنی چندہ دیدیا کسی نے اٹھنی چندہ دے دیا کسی نے روپیہ اور کسی نے دو روپے۔ اور اس وقت کے حالات کے زیر نظر دلوں کی یہ اتنی بڑی تبدیلی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کے نام اپنی کتب میں درج کر کے ان کے نام کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔

چونکہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوتِ قدسیہ

کے نتیجہ میں ایک فعال اور زندہ جماعت پیدا ہو چکی ہے اس لئے جو لوگ نئے نئے آ کر اس میں شامل ہوتے ہیں ان پر پرانے مخلصین کو بعض دفعہ غصہ آتا ہے کہ یہ لوگ چندہ کم کیوں دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ان کی اپنی حالت یا انکے باپ اور دادا کی حالت یہ تھی کہ چوّنی خرچ کر کے قیامت تک کی زندگی حاصل کر لی۔ ٹھیک ہے کہ ہم آپ علیہ السلام کے فیض اور آپ کے خلفاء کی روحانی برکات کے نتیجہ میں زیادہ چست ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں قربانیوں کے لئے زیادہ ہمت دیتا چلا جاتا ہے لیکن ہماری ابتداء تو دوّنی اور چوّنی سے ہوئی تھی نہ؟؟

اسی طرح جو نئے آنے والے ہیں انہیں بھی تو تربیت حاصل کرنے کے لئے کچھ وقت دینا چاہیئے اور ان کے متعلق غصہ کے اظہار کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ایسے ماحول سے نکل کر آئے ہیں جس میں خدا کے نام پر ایک دھیلا دینا بھی موت سمجھا جاتا تھا۔ اور ایسے نئے ماحول میں داخل ہوئے ہیں جس میں دنیا کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی اور خدا اور رسولؐ کے نام پر سب کچھ قربان کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کو تربیت پاتے ہوئے کچھ وقت لگے گا۔ آپ ان کا نام بجٹ میں شامل نہ کر کے

انہیں تربیت سے محروم کرتے ہیں

اگر بجٹ میں ان کا نام آ جائے تو ہمیں علم ہے کہ یہ نئے دوست ہیں۔ اگر وہ اب چوّنی بھی دے دیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن وہ آئندہ سال بغیر کسی کوشش اور زیادہ دباؤ کے اپنے اندر ایک نیا احساس پائیں گے کیونکہ وہ سال بھر دیکھیں گے کہ مسجد میں جو شخص ان کے دائیں کھڑا ہوتا ہے وہ موصی ہے اور اپنی آمد کا دس فیصدی ادا کرتا ہے۔ تحریک جدید اور وقفِ جدید اور دوسری تحریکوں میں بھی حصہ لیتا ہے۔ اور بائیں بھی ایسے ہی لوگ کھڑے ہیں۔ آخر خود بخود اُن کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ ہم ان لوگوں سے کیوں پیچھے رہیں؟؟ اس طرح اللہ تعالیٰ اُن پر فضل فرمائے گا۔ اور خود بخود اُن کے دل میں قربانی کے لئے جوش پیدا ہوتا جائے گا۔

پس جب آپ ایسے لوگوں کو بجٹ میں شامل ہی نہیں کرتے تو وہ تربیت سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ آپ انہیں چندہ کی تحریک ہی نہیں کرتے۔

اگرچہ اور بھی بہت سی تربیتی سکیمیں ہیں جن کی وجہ سے ہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے رہتے ہیں لیکن

چندہ بھی ایک اہم سکیم ہے

کیونکہ ہر ماہ محصّل چندہ کی وصولی کیلئے لوگوں کے پاس جاتا ہے اور تحریک کرتا ہے کہ چندہ دو۔ جب کسی کا نام بجٹ میں شامل ہی نہ کیا جائے گا تو اسے تحریک کیسے کی جائے گی؟؟؟

اسی طرح اس نے تو آپ کے ماحول میں جو اس کے لئے اجنبی تھا خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر چھلانگ لگا دی۔ لیکن اگر آپ نے اس کی طرف توجہ نہ کی تو لقیناً وہ تربیت حاصل نہ کر سکے گا۔ اور آخر پیچھے ہٹ جائے گا تو یہ بڑا ظلم ہو گا ایسے انسان پر!!!

پھر مَیں سمجھتا ہوں

کہ ریسرچ کے لئے بھی یہ ایک بڑا دلچسپ مضمون ہو گا کہ مثلاً زید ۱۹۶۴ء میں احمدی ہوتا ہے۔ اسے
~~~~~~~~

قاعدہ کے لحاظ سے پچاس روپے چندہ دینا چاہئیے لیکن وہ کہتا ہے کہ میں صرف ایک روپیہ دوں گا۔ ہم اسے کہتے ہیں ٹھیک ہے تم ایک روپیہ ہی دو کیونکہ اس کی تربیت نہیں ہوئی ہوتی لیکن وہ ہمارے ماحول میں رہتے ہوئے اس ایک روپیہ پر قائم نہیں رہ سکتا۔ دوسرے سال وہ ایک روپیہ سے بڑھا کر پانچ، دس پندرہ اور بیس روپیہ کر دے گا۔ اور آخر پچاس روپے کی بجائے وہ ساٹھ روپے ادا کرنے لگے گا اور دو تین سال تک جب اس کی تربیت پختہ ہو جائے گی تو وہ کسی صورت میں آپ سے پیچھے رہنے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کی غیرت یہ تقاضا کرے گی کہ وہ دوسرے ساتھیوں سے آگے بڑھ جائے۔ کیونکہ اسے احساس ہو گا کہ میرے ساتھی تو گزشتہ بیس سال سے قربانیاں کر رہے ہیں اور میں وہ بدقسمت انسان ہوں کہ اس بیس سال کے عرصہ میں میں ان کی مخالفت کرتا رہا ہوں۔ اب جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر صداقت کھول دی ہے۔ مجھے پچھلے دھونے بھی دھونے ہیں اس طرح وہ آگے بڑھنے والوں سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا۔ ایسی کئی مثالیں ہماری اسلامی تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔

پس

بجٹ پورا بنائیں

اور اس وہم، خوف، اور خطرہ کی بناء پر کہ اگر آپ نے صحیح بجٹ بنایا تو شاید آپ کی گرانٹ میں کمی ہو جائے اپنے کمزور یا نئے احمدیوں پر ظلم نہ ڈھائیں۔ اگر آئندہ سال آپ اپنی آمد سے یہ ثابت کر دیں کہ جو پرانے چندہ دینے والے ہیں انہوں نے پہلے سال کی نسبت کم نہیں دیا تو پھر آپ کو پوری گرانٹ ملے گی۔ مثلاً پچھلے سال ساٹھ ہزار روپیہ کا بجٹ تھا جو آپ نے سارے کمزوروں کو باہر نکال کر بنایا تھا۔ اب ان کمزوروں کو شامل کر کے ایک لاکھ کا بنتا ہے۔ تو اگر آپ کے نئے سال کی آمد ساٹھ ہزار روپے سے اوپر ہو گئی ہے اور کمی واقع نہیں ہوئی تو یقیناً آپ کی گرانٹ میں کمی نہیں کی جائے گی۔

اس لئے

سب احمدیوں کو بجٹ میں شامل کریں

اس طرح ہم ان کی تربیت کی طرف متوجہ بھی ہوں گے، ہم ان کے لئے دعائیں بھی کریں گے اور تدابیر سے بھی انہیں سمجھانے کی کوشش کریں گے اور میں امید رکھتا ہوں کہ

ہمارا رب آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا کرتا چلا جائیگا اور وہ پہلے آنے والوں کی نسبت پیچھے رہنے والے نہیں بنیں گے بلکہ کچھ عرصہ کے بعد شاید وہ ان سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش شروع کر دیں۔ وہ اس احساس سے آگے بڑھیں گے کہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمین پر جو ایک نور نازل ہؤا تھا ہم ایک لمبے عرصہ تک اس نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرتے رہے اور بجائے اس کے کہ ہم اس نور سے اپنے سینہ و دل کو منور کرتے ہم نے اس سے منہ پھیر لیا۔

پس

یہ نہایت ہی ضروری بات ہے

کہ بجٹ پورا بنایا جائے۔ اگر باوجود میری اس تاکید کے ہمارے عہدیداروں نے غفلت برتی تو ان کی غفلت کو دور کرنے کے لئے مجھے مناسب قدم اُٹھانا پڑیگا لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے اس روحانی تکلیف میں نہیں ڈالیں گے۔

تیسری بات

جو میں صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کے متعلق کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ قریباً دو ہفتے ہوئے میں نے جماعت کو متوجہ کیا تھا کہ ہمارا مالی سال قریباً ختم ہو رہا ہے آپ اس ماہ کے اندر اندر اپنا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے ایسا کہنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ آپ میں سے اگر سارے نہیں تو بیشتر ایسے ہیں جو اپنا بجٹ ماہ بماہ پورا نہیں کرتے اور انتظار کرتے ہیں کہ سال کے آخری دو ماہ میں بجٹ کو پورا کر دیں گے۔

اس میں شک نہیں کہ دیہاتی جماعتیں ماہانہ چندہ نہیں دیتیں اور نہ ہی دے سکتی ہیں کیونکہ ان کی آمد کا انحصار فصلوں پر ہوتا ہے اور فصلیں ہر ماہ نہیں کاٹی جاتیں۔ سال کے دو موسم ہیں جن میں فصلیں کاٹی جاتی ہیں اور وہی دو موسم ہیں جن میں ہماری دیہاتی جماعتیں اپنے چندے ادا کرتی ہیں۔ پس دیہاتوں میں دو دفعہ چندہ ادا کرنے کا وقت ہوتا ہے۔

لیکن وہ جماعتیں یا جماعتوں کا وہ حصہ جن کی آمد شش ماہی نہیں بلکہ ماہانہ ہوتی ہے۔ ان سے

چندے ماہوار ہی وصول ہو جانا چاہئیں

اس سے نہ صرف یہ فائدہ ہو گا کہ ہمیں آخر سال میں زیادہ کوفت برداشت نہ کرنی پڑے گی بلکہ اس سے بڑھ کر ہمیں یہ فائدہ بھی ہو گا کہ ہماری روحانیت ترقی کرے گی کیونکہ وہ روحانی غذا جو معین وقفہ کے بعد کھائی جائے اس سے روحانیت ترقی کرتی ہے۔ جسمانی غذا کو لیجئے! پانچ دن کے بعد پانچ دن کا کھانا کھا لینے سے انسان کی جسمانی قوت بڑھتی نہیں بلکہ اکٹھے کھانے کھا لینے سے پیٹ خراب ہو جاتا ہے، اسہال شروع ہو جاتے ہیں وغیرہ۔ اور بجائے فائدہ کے نقصان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی قوت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ روح کو روحانی غذا معین اوقات میں پہنچتی رہے ورنہ جسمانی بیماریوں کی طرح روحانی امراض اور عوارض روح کو لاحق ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نماز ہی کو لے لو۔ اگر کوئی شخص صبح کے وقت پانچوں نمازیں اکٹھی ادا کرلے تو وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کو پانچوں نمازیں بر وقت ادا کرنے سے جو روحانی غذا حاصل ہو سکتی تھی وہ اسے حاصل ہو جائے گی کیونکہ جہاں تک نماز کا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کے علم کامل میں یہ ہے کہ روح کو پانچ مختلف اور معین وقتوں میں نماز کی صورت میں غذا ملنا ضروری ہے ورنہ روح کمزور ہو جائے گی۔ اگر آپ ان پانچ وقتوں کی بجائے ایک ہی وقت میں پانچ نمازیں ادا کرنا چاہیں تو یہ ایک بیہودہ اور لغو خیال ہو گا۔

ہمیں یہ سوچنا چاہئیے

کہ اگر ساتویں دن پینتیس نمازیں ادا کرنے سے روح کی قوت قائم رہ سکتی تو یقیناً اللہ تعالیٰ ساتویں دن ہم سے پینتیس نمازیں پڑھواتا اور روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرنے کا حکم نہ دیتا۔

تو اللہ تعالیٰ کے علم میں تو یہ ہے کہ روزانہ معین اوقات میں پانچ دفعہ میرے حضور میں حاضر ہو کر اپنی عاجزی، تذلل اور نیستی کا اقرار کر کے انسان کو روحانی غذا حاصل کرنی چاہیئے ورنہ اس کی روحانی قوت قائم نہ رہ سکے گی اور وہ کمزور ہو جائیگا۔

اسی طرح حج کرنا ساری عمر میں ایک دفعہ فرض ہے۔ زکوٰۃ کا ہر سال ادا کرنا ضروری ہے اور مختلف عبادتوں کے لئے مختلف اوقات مقرر ہیں۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں دس سال تک زکوٰۃ ادا نہیں کرتا دس سال کے بعد یکدفعہ ہی ادا کر دوں گا تو اس کی روحانی طاقت اور قوت یقیناً قائم نہیں رہ سکے گی۔

پس یہ جو ہمارے چندے ہیں بعض کو ہر ماہ بعد اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر ان قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی۔ اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائیگی۔

پس

عہدیداران کو چاہئیے

چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔

ضرورت

نظارت بیت المال کو چند انسپکٹران کی ضرورت ہے جن کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص۔ ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال کے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔

امیدواروں کے لئے حسابات میں مہارت رکھنا اور وعظ و نصیحت کی قابلیت کا ہونا ضروری ہے تعلیمی معیار کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل پاس ہو۔ اگر اس کے علاوہ بھی کوئی اور تعلیمی قابلیت رکھتا ہو تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر ۲۰ سے ۳۰ سال تک ہونی چاہیئے۔ ابتدائی تنخواہ -/۹۰ روپے ماہوار ہو گی۔ ایک سال کا عرصہ کارکنی امتحانی ہو گا۔ اطمینان بخش کام کی صورت میں ۹۰—۴—۱۳۰—۵—۱۶۰—۶—۲۲۰ کے گریڈ میں استقلال ہو سکے گا۔

خواہش مند اپنی درخواستیں مقامی جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ مورخہ یکم مئی ۱۹۶۶ء تک نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں عید الاضحیہ

اسلامی ممالک کے ۶۰۰ سے زائد افراد کا اجتماع

——عید کی تقریب ٹیلیویژن پر دکھائی گئی——

(از مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرانکفورٹ)

امسال بھی عید الاضحیٰ کی تقریب سعید پوری شان اور اسلامی روایات کے ساتھ منائی گئی۔ عید سے قبل ٹرکش اور جرمن زبان میں دعوت نامے چھپوا کر فرانکفورٹ اور اس کے گردونواح میں بسنے والے مسلمانوں کو ارسال کئے گئے۔ تین مقامی اخبارات میں نماز عید کے وقت۔ دن اور جگہ کا اعلان کیا گیا۔ ایک مسلمان افسر کے ذریعہ امریکن فوج مقیم فرانکفورٹ کے سرکاری گزٹ میں بھی نماز عید کا اعلان کیا گیا۔ ایک مقامی فرم سے لاؤڈ سپیکر حاصل کیا گیا۔ بعض ایرانی تجار نے قالینوں کا انتظام کیا۔ ایک مسلمان تاجر نے مسجد کے ذریعہ ایک جانور کی قربانی کا انتظام کیا۔ اسی طرح دو خیموں کا بندوبست کیا گیا تاکہ موسم خراب ہونے کی صورت میں ان کے اندر نماز ادا کی جاسکے۔ عید کے سلسلہ میں مختلف انتظامات اور ڈیوٹیاں احبابِ جماعت میں تقسیم کی گئیں۔

یکم اپریل بروز جمعہ عید کا دن تھا۔ نمازیوں کی ایک بہت بڑی تعداد صبح سات بجے آگئی اور چونکہ وہ چھٹی کا دن نہیں تھا اس لئے مجبوری کے پیشِ نظر پہلی نمازِ عید مقررہ وقت سے پہلے پڑھ لی گئی۔ آٹھ بجے تک اتنی ہی کثرت سے اور نمازی آگئے چنانچہ دوسری نمازِ عید بھی وقت سے پہلے پڑھی گئی۔ تیسری نمازِ عید وقتِ مقررہ کے مطابق ۱۰ بجے پڑھی گئی جس کے بعد خاکسار نے جرمن زبان میں خطبہ پڑھا جس میں اس عید کا تاریخی پس منظر حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کا خدائی امتحان میں پورا اُترنا۔ قربانی کی حکمت اور اہمیت اور اسلامی حج کی کیفیت اور غرض وغایت کا مختصر نقشہ پیش کیا گیا نیز موجودہ دور میں اسلام کی کمزوری کے بعد پھر قوت پکڑنے کے خدائی وعدوں اور بشارت کا ذکر کیا۔ ترکی زبان میں خطبہ کا ترجمہ ایک ترک دوست نے بیان کیا۔

اس بار ٹیلی ویژن پر ہماری عید کی جملہ کارروائی ریکارڈ کی گئی۔ چنانچہ نمازیوں کے مسجد میں داخل ہونے کا منظر، مسنون تکبیرات کا بالجہر پڑھا جانا۔ نماز عید کی تکبیرات اور خطبہ کے بعض حصے ریکارڈ کئے۔ نمازِ عید کے بعد ہماری ایک احمدی سات سالہ بچی (دختر خواجہ مجید احمد صاحب از مارکٹ برائٹ) نے جرمن زبان میں ایک مختصر سی تقریر میں بتایا کہ اسلام کیا ہے یہ بھی حاضرین کے لئے دلچسپی کا موجب رہا۔ نمازِ عید سے فارغ ہونے کے بعد نمازیوں نے خاکسار سے مصافحہ کیا اور اپنے اپنے ملک کی زبانوں میں عید مبارک کہی۔

جمعہ کی نماز کا وقت ۱۲ بجے مقرر تھا۔ درمیانی وقفہ میں نمازیوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ یہ کھانا پاکستانی طرز کا تھا۔ کھانے کا سارا اہتمام محمد شریف صاحب خالد ان کے برادر خورد عبد الحق صاحب خالد اور ان کی اہلیہ محترمہ نے بعض خدام کے ساتھ مل کر سرانجام دیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

جمعہ کی نماز میں قریباً اسی قدر احباب شامل تھے جتنے کہ نمازِ عید میں۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے قرآن کریم۔ حدیث اور تاریخی شواہد کی روشنی میں بتایا کہ اسلام ایک صلح پسند مذہب ہے مگر معاندینِ اسلام نے تعصب یا غلط فہمی سے اس پر تشدد کا الزام لگایا ہے۔ نمازِ جمعہ کے بعد احباب اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہوئے۔

اسی شام مذبح خانہ میں ایک دُنبہ ذبح کیا گیا۔ مذبح خانہ کے ڈائریکٹر سے مل کر اس کا سارا انتظام پہلے سے کیا گیا تھا اور باوجود اس کے کہ شام کے وقت مذبح خانہ بند ہوتا ہے ڈائریکٹر نے ہمیں اس کی اجازت دے دی اور ذبح کے سلسلے میں جملہ سہولات بہم پہنچائیں۔

دوسرے دن بھی باوجود چھٹی کے اسنے بعض آدمیوں کی ڈیوٹی لگائی جو ہمیں گوشت صاف کرکے دینے کیلئے موجود تھے۔ یہاں جانور ذبح کرکے فریج میں لگا دیا جاتا ہے اور دوسرے دن گھر لانے کی اجازت ہوتی ہے ذبیحہ کا یہ گوشت مختلف احمدی احباب میں تقسیم کیا گیا۔ عید کی شام کو عید کی تقریب کے مختلف مناظر ٹیلیویژن پر دکھائے گئے اور اس طرح پر اس بڑی اسلامی تقریب کا

جماعتِ احمدیہ کی اصلاحی کمیٹیاں اور مصالحتی بورڈ

قابلِ توجہ امراء صاحبان ضلع جماعت ہائے احمدیہ

مشاورت ۶۵ء میں نظارت اصلاح وارشاد کی ذیل کی تجویز پاس کی گئی تھی:۔

"ہر امارت ضلع میں ایک کمیٹی بنائی جائے جس کے صدر امیر ضلع ہوں اور سیکرٹری مرکزی انسپکٹر اصلاح وارشاد اور تین اشخاص اس کے علاوہ ہوں جن کو امیر ضلع اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ سے مقرر کریں یا جو فوری طور پر جماعت میں کشیدگی کو دُور کرنے کی کارروائی کریں گے۔"

چنانچہ اس فیصلہ پر جماعتوں میں تحریک کی گئی اور جماعتوں کی طرف سے رپورٹ آنے پر ذیل کی کمیٹیوں کی منظوری دی گئی۔ نظارت اصلاح وارشاد کے ریکارڈ میں کمیٹیاں قائم ہیں۔ امراء ضلع کو چاہیئے کہ ان کمیٹیوں کو فعال بنائیں اور ان سے کام لیا جائے۔ جہاں انسپکٹر اصلاح وارشاد کی ضرورت ہو رپورٹ آنے پر نظارت ہذا ان کو بھجوا دیا کرے گی۔ اصلاحی کمیٹیاں جن کی نظارت ہذا منظوری دے چکی ہے حسبِ ذیل ہیں:۔

نمبر شمار ضلع — ممبران کمیٹی برائے تصفیہ تنازعات

۱- ڈیرہ غازیخان:۔ ۱- سردار فیض اللہ خانصاحب رکھ مور جھنگی۔
۲- ملک عزیز محمد صاحب وکیل
۳- مولوی عبد القدوس صاحب

۲- گجرات:۔ ۱- چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
۲- چوہدری رحمت خاں صاحب شیخ پور
۳- چوہدری رحمت خانصاحب کنگ چنن

۳- شیخوپورہ:۔ ۱- چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
۲- سید لال شاہ صاحب وار برٹن۔
۳- سید سردار شاہ صاحب شاہ مسکین

۴- سرگودہا:۔ ۱- مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ
۲- ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب
۳- شیخ محمد اقبال احمد صاحب پراچہ
۴- میاں عبد السمیع صاحب نون پلیڈر

۵- خیرپور ڈویژن:۔ ۱- صوفی محمد رفیع صاحب سکھر
۲- حاجی عبد الرحمٰن صاحب باندھی
۳- چوہدری محمد اکرم صاحب زمیندار

۶- سیالکوٹ:۔ ۱- بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت
۲- چوہدری نظام الدین صاحب پنچ گرائیں

۷- رحیم یارخاں:۔ ۱- امیر جماعت احمدیہ
۲- چوہدری برکت علی صاحب
۳- چوہدری غلام رسول صاحب
۴- حکیم محمد افضل صاحب اوچ شریف
۵- خان نصیر احمد صاحب

۸- اٹک:۔ ۱- امیر جماعت کیمبل پور
۲- پیر شفیق احمد صاحب
۳- ملک غلام نبی صاحب

۹- لاہور:۔ ۱- چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء۔
۲- شیخ عبد القادر صاحب

۱۰- بہاولنگر:۔ ۱- رانا محمد خاں صاحب ایڈووکیٹ
۲- صوفی نصیر احمد صاحب
۳- چوہدری احمد خاں صاحب
۴- ڈاکٹر برکت علی صاحب

۱۱- گوجرانوالہ:۔ ۱- میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ
۲- میر اللہ بخش صاحب راہوالی
۳- چوہدری عزیز اللہ صاحب وزیر آباد
۴- ملک محمد شریف صاحب پیرکوٹ

۱۲- مردان:۔ ۱- امیر جماعت احمدیہ
۲- چوہدری بشیر احمد صاحب ویس
۳- میاں اعراف اللہ صاحب

۱۳- پشاور:۔ ۱- خان شمس الدین خان صاحب
۲- مرزا غلام حیدر صاحب وکیل
۳- خان دانشمند خان صاحب پبی

۱۴- تھرپارکر:۔ ۱- ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی
۲- چوہدری فضل احمد صاحب
۳- چوہدری غلام احمد صاحب

۱۵- حیدرآباد:۔ ۱- چوہدری عزیز احمد صاحب امیر
۲- ملک منیر احمد صاحب
۳- چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد

۱۶- ہزارہ:۔ ۱- مولوی محمد عرفان صاحب
۲- مولوی عبد السبوح صاحب وکیل مانسہرہ
۳- سید عبد الرحیم صاحب بھاگلہ

۱۷- ملتان:۔ ۱- ڈاکٹر عبد الکریم صاحب امیر جماعت
۲- ہر تحصیل سے ایک ممبر

(ناظر اصلاح وارشاد)

نورِ نظر - اولاد نرینہ کے لئے بہترین گولیاں - کورس مکمل ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب فرمائیں

مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (چوبیس جلدوں میں) رعایتی قیمت -/۱۹۰ علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ :- **الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ**

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے عبد الشکور ظفر کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ ابن مکرم مولوی نور الدین صاحب آف گوڑے کی ضلع گجرات کو مورخہ ۲۲ راپریل ۱۹۶۶ء فرزند عطا فرمایا۔ نومولود مکرم حکیم سید گل احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا عبد الرحمٰن احمد نام تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور حسنات دارین سے نوازے آمین۔

(سید رشید احمد تیلی محلہ۔ راولپنڈی)

پتہ مطلوب ہے

مکرم خواجہ محمود احمد صاحب وارنٹ آفیسر جو کہ پہلے پی اے ایف کوہاٹ میں ہوتے تھے۔ ان کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر مکرم خواجہ محمود احمد صاحب اس اعلان کو پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

امتحان کے بغیر ترقی!

زندگی کے کسی بھی شعبہ میں بغیر امتحان کے ترقی نہیں ہو سکتی گویا امتحان ترقی کی کُنجی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ احمدی بچوں کی ترقی کی خاطر ہر سال مرکزی سطح پر امتحانات منعقد کرتی ہے۔ اس سال یہ امتحانات انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰ رمئی کو جمعہ کے روز ہوں گے۔ ناظمین صاحبان کو چاہیئے کہ ان میں زیادہ سے زیادہ بچوں کو شامل کریں اور امتحان کے جس قدر پرچے درکار ہوں اس سے مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو جلد اطلاع بھجوائیں تاکہ آپ کی خدمت میں پرچے روانہ کئے جا سکیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب شادی

عزیزم محمد شریف اختر آف پوکھا ابن محمد الدین صاحب مرحوم کی تقریب شادی مورخہ ۱۹، ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح نصرت بیگم صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی آف گوجرانوالہ کے ساتھ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۵ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔

بارات مورخہ ۱۹ اپریل کی شام کو گوجرانوالہ مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی کے مکان پر پہنچی دوسرے دن مورخہ ۲۰ اپریل کو واپسی ہوئی مورخہ ۲۱ اپریل کو خاکسار نے اپنے مکان متصل مسجد احمدیہ گوجرہ ضلع لائل پور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا اور مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ گوجرہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

(خاکسار بشیر احمد قمر مربی سلسلہ احمدیہ احمد نگر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار کیل۔ پڑتل۔ چیل کا کافی سٹاک موجود ہے
ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

لائلپور ٹمبر سٹور	سٹار ٹمبر سٹور	گلوب ٹمبر کارپوریشن
راجباہ روڈ لائلپور فون نمبر ۳۸۱۸	۹۰ فیروز پور روڈ لاہور	۲۵ ۔ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۴۲۶۱۸

مُفت

جو لوگ صحت کی دولت سے محروم ہو چکے ہیں اور اپنی پریشانیوں کے سبب آنکھیں اونچی نہیں کر سکتے۔ اگر کتاب تاج الصحت کو غور سے پڑھ لیں تو وہ اپنی کھوئی ہوئی قوتوں کو دوبارہ حاصل کر کے چین اور سکھ کی زندگی گزار سکیں گے۔

یہ کتاب پتہ ذیل پر ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوائیں
دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۲۰ کراچی

طاقتور دوائیں (TONICS)

بے بی ٹانک۔ کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے	۳
برین ٹانک دماغی تھکان اور حافظہ کی کمزوری کیلئے	۳
جنرل ٹانک دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے	۴
سپیشل ٹانک جسمانی کمزوری اور کمی خون کے لئے	۵
سپیشل کورس خاص کمزوری کا خاص علاج	۱۰

ری جووی نیٹنگ کورس (REJUVENATING COURSE)

سپیشل کورس سے بھی بہترین نسخہ	۳۰
سپیشل ری جووی نیٹنگ کورس ہمارا آخری نسخہ	۵۰

کیمبرج ہومیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کلینک گول بازار۔ ربوہ

کیا آپ کو اپنے فالتو روپیہ سے کم از کم دس فیصدی سالانہ نفع مل رہا ہے؟

اگر نہیں تو اسے تاج کمپنی لمیٹڈ کے ہاں جمع کرا کے بہت معقول نفع حاصل کرنا چاہیئے
مکمل تفصیلات طلب فرمائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۲۰ کراچی

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے
ہومیو رجسٹریشن کورس (سوالاً جواباً)
-/۵ روپے میں پڑھئے۔ ایچ پی فارمیسی
دھوریہ دکھاریاں) گجرات

باکمال سٹاف اور لاجواب سروس،
آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(مینیجر)

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو اور انگریزی طلب فرمائیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ اور دلکش
بسوں میں سفر کریں،
(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

ہمدرد نسواں (طاقت کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۸۱۸۱ — ۶۶-۲-۲۰ میں اعجاز پروین زوجہ چوہدری امین احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۲ ۔ ڈی کے ۔ ڈی اے بلاک ۱ کراچی ۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ فروری ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے :۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ ہزار (-/۵۰۰۰) روپے ہے جو کہ میرے خاوند کی طرف سے واجب الادا ہے۔

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے :۔

۱۔ سیٹ طلائی ۵ عدد وزن ۲۰ تولہ ۲۔ چوڑیاں ۲۰ عدد وزن ۲۵ تولہ ۳۔ کڑے ۳ عدد وزن ۱۰ تولہ	جملہ وزن ۵۵ تولہ قیمت -/۱۰۰۰۰ روپے ہے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۲۰ فروری ۶۶ء الامۃ اعجاز پروین بقلم خود۔ گواہ شد امین احمد ولد چوہدری رحمت علی صاحب خاوند موصیہ۔

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد صاحب مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل ۱۸۱۸۲ — ۶۶-۳-۱۷ میں سردار لطیف احمد ولد سردار بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۷ ۳/۴ سال پیدائشی احمدی ساکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۳/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے (میں طالب علم ہوں) میری آمد میرا جیب خرچ ہے جیسے کہ میرے والدین مجھے دیتے ہیں جو اس وقت بیس روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لطیف احمد طالب علم جماعت ایف اے روم نمبر ۱۹۷ فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد محمد علی چوہدری Warden فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد مظفر احمد وسیم زعیم فضل عمر ہوسٹل ربوہ ۶۶/۳/۱۹

مسل ۱۸۱۸۳ — ۶۵-۶-۸ میں امیر الدین ولد صلاح الدین قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۶/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دس روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد امیر الدین ولد صلاح الدین H.Q.۷ لاہور کینٹ۔ گواہ شد محمد نواز خاں ولد حسین بخش خاں وصیت ۹۵۷۶ سیکرٹری مال حلقہ لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد عبد الرؤف خاں صدر حلقہ لاہور چھاؤنی شاگرد والا پول

مسل ۱۸۱۸۴ — ۶۶/۲/۱۱ میں جلیل الرحمٰن ولد شیخ عبد الرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۴۲۳/۴ بہادر آباد ڈاکخانہ کراچی ۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ فروری ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے مبلغ بیس روپے ماہوار جیب خرچ کے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ جلیل الرحمٰن بقلم خود۔ گواہ شد۔ وسیم احمد خلیل نائب سیکرٹری۔ گواہ شد رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۱۸۶:۔ میں حبیب احمد عمر ولد شیخ نثار احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۸۰/۴ ڈرگ کالونی ڈاکخانہ کراچی ۲۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ فروری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے میرے بڑے بھائی صاحب سے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد حبیب احمد عمر۔

گواہ شد عبد الشکور اسلم ولد محمد ظہور خان پٹیالوی گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۱۸۷:۔ میاں مریم بی بی۔ بیوہ محمد دین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن نواب شاہ ضلع نواب شاہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۲/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) لونگ طلائی وزنی ۲ تولے مالیتی -/۲۵۰ روپے (۲) ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/۱۵۰ روپے۔ میری کل جملہ جائداد -/۴۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ اگر کسی وقت ماہوار آمد کی صورت پیدا ہو گئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرا نان و نفقہ میرے بیٹوں کے ذمہ ہے نیز میرا حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے تھا جو میں خاوند مرحوم سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ نشان انگوٹھا۔ مریم بی بی۔ بیوہ محمد الدین معرفت محمد لطیف کریانہ مرچنٹ سٹیشن روڈ نواب شاہ۔ ضلع نواب شاہ

گواہ شد ۱۔ محمد یوسف پسر موصیہ۔ کریانہ مرچنٹ اسٹیشن روڈ نواب شاہ

گواہ شد ۲۔ احمد علی معلم وقف جدید کوٹ صاحب نواب شاہ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کیجیے۔

چندہ مسجد ڈنمارک اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۹ اپریل تا ۱۵ اپریل کے کل وعدہ جات ایک ہزار نو سو چار روپے کے اور کل وصولی دو ہزار ایک سو ترانوے روپے کی ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ گویا اس وقت تک کل وعدہ جات دو لاکھ اکیانوے ہزار چھ سو اکہتر روپے کے موصول ہو چکے ہیں اور رقم دو لاکھ ۲۴ ہزار وصول ہو چکی ہے

مسجد کی تعمیر کا اندازہ سوا تین لاکھ روپے ہے۔ گویا ابھی ۵۳ ہزار روپے ہم نے اور جمع کرنے ہیں۔ مسجد کی بنیاد ان شاء اللہ العزیز ۶ مئی بروز جمعہ رکھی جا رہی ہے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر مسجد کی بنیاد رکھیں گے۔ تمام لجنات کی پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ جلد از جلد مزید وعدہ جات حاصل کریں اور اس رقم کو بہت جلد وصول کرنے کی کوشش کریں تا رقم کی کمی کے باعث مسجد کی تعمیر میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

اسی طرح تمام لجنات ۶ مئی جمعہ کا دن یاد رکھیں اس دن مسجد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے تمام لجنات اس دن جلسہ کر کے اجتماعی دعا کا انتظام کریں اور اس کی اطلاع بھی دیں۔ نیز اس دن چندہ کی جلد از جلد ادائیگی اور مزید وعدہ جات لینے کی کوشش بھی کریں۔

جو بہنیں ایسی جگہوں میں ہیں جہاں لجنہ کی تنظیم نہیں وہ اپنا چندہ براہ راست مجھے بھجوا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی ترقی کی خاطر بیش از بیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۶-۷ مئی ۱۹۶۶ء بروز جمعہ و ہفتہ راولپنڈی میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں ربوہ سے چار علماء کرام کا ایک وفد شمولیت کرے گا۔ ان شاء اللہ۔

احباب کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

الفضل کے خریداران خطبہ نمبر کی نئی چٹیں عنقریب شائع ہو رہی ہیں جن صاحبان نے اپنے ایڈریس میں کوئی تبدیلی یا درستی کرانی ہو وہ فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں

(مینیجر الفضل)

امریکہ نے بھارت کو غیر مشروط امداد دینے سے انکار کر دیا

امریکی حکومت کشمیر اور ویٹ نام کے بارے میں بھارت کے سخت رویہ کو پسند نہیں کرتی

نیویارک ۲۶ اپریل۔ نیویارک کے باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق امریکہ اور عالمی بنک نے بعض شرطوں کے تحت بھارت کو اقتصادی امداد دینے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے لیکن یہ بات واضح کر دی ہے کہ امداد غیر مشروط کسی صورت میں نہیں ہو گی۔ بھارت کے منصوبہ بندی کے وزیر مسٹر اشوک مہتہ نے جوان دنوں بیرونی امداد کے حصول کے لئے امریکہ میں ہیں عالمی بنک کی امریکی امدادی ایجنسی کے سربراہوں اور صدر جانسن کے بین الاقوامی امداد کے مشیروں سے کئی ملاقاتیں کی ہیں۔ لیکن اب تک وہ کسی قسم کی یقین دہانی حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

ان ذرائع نے کہا ہے کہ امریکہ اعلان تاشقند پر پوری طرح عمل درآمد چاہتا ہے اس کے علاوہ وہ اپنی بھاری امداد کے عوض ویٹ نام کے سوال پر بھارت کی حمایت کا خواہش مند ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح وہ جنوب مشرقی ایشیا میں اپنے موقف کو زیادہ بہتر طور پر منوانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ ان ذرائع نے مزید کہا کہ امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ کشمیر کے بارے میں بھارت کا سخت موقف صورت حال کو دن بدن خراب کر رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں جنوب مشرقی ایشیا میں چین کا اثر دن بدن بڑھ رہا ہے۔ ان ذرائع کا کہنا ہے کہ بھارت کے لئے اس مرتبہ امریکہ کی بات نہ ماننا مشکل ہوگا کیونکہ اس نے اپنی تباہ شدہ اقتصادی پوزیشن کی بحالی کے لئے ۴۴ کروڑ ڈالر مانگے ہیں۔ اس کے علاوہ ۳۵ لاکھ ٹن تک غلہ بھی اس نے مانگا ہے۔

امریکہ نے اگرچہ اصولی طور پر یہ دونوں مطالبے پورے کرنے کا وعدہ کر لیا ہے لیکن اس پر ابھی تک پوری طرح عمل درآمد نہیں ہوا۔ ۴۴ کروڑ ڈالر کی امداد کے بارے میں امریکی حلقے خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ غذائی امداد اگرچہ جاری ہو گئی ہے لیکن اجتماعی شکل میں نہیں دی جا رہی ہے۔ جس کی بنا پر بھارت کو انتہائی مشکل صورت حال کا سامنا ہے اس کے ساتھ ہی اس کی زرمبادلہ کی صورت حال بھی بدترین ہے۔ اور اسی کے لئے بھارت نے زائد امداد کی درخواست کی ہے۔

وزیر خارجہ بھٹو بیروت پہنچ گئے

بیروت ۲۶ اپریل وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو ایک نجی دورے پر کل یہاں پہنچے خیال ہے کہ وہ یہاں دو روز قیام کریں گے آپ الجزائر میں سہ فریقی وزارتی کونسل میں شرکت کے لئے استنبول گئے تھے

امریکہ عنقریب پاکستان کی فوجی امداد بحال کر دے گا

صدر جانسن بھارت کے مؤقف کو ذرا بھی اہمیت نہیں دیتے (بھارتی اخبارات)

نئی دہلی ۲۶ اپریل۔ بھارتی اخبارات نے واشنگٹن کے دولت مشترکہ کے ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے کہ امریکہ نے پاکستان کی فوجی امداد بحال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور عنقریب اس سلسلہ میں رسمی اعلان کر دیا جائے گا۔ ان ذرائع کا کہنا ہے کہ امریکی فوجی ماہرین اس بات کے حق میں ہیں کہ پاکستان کی فوجی امداد بحال کر دی جائے۔

ان ذرائع نے کہا کہ چین نے پاکستان کو جو فوجی امداد دی ہے اس کا امریکہ کے سرکاری حلقوں میں شدید ردعمل ہوا ہے۔ اور اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ پاکستان کو فوجی امداد روک دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ پہلے کے مقابلہ میں چین پر انحصار کرنے لگے گا اور اس کے اور زیادہ قریب ہو جائے گا۔

بھارتی اخبارات نے آخر میں اس بات پر نکتہ چینی کی ہے کہ امریکہ میں بھارتی مؤقف کی پرواہ نہیں کی جاتی اور صدر جانسن نے یہ رویہ اختیار کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے اس دعویٰ کو ذرا سی بھی وقعت نہیں دیتے کہ پاکستان اور چین میں ساز باز ہے۔

ان اخبارات نے جن میں ملاپ سوراج وغیرہ شامل ہیں۔ مزید کہا ہے کہ امریکی فوجی ماہرین پاکستان کو امداد دینے کے لئے بے تاب نظر آتے ہیں اور مختلف ذرائع نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے رہنما بلند بانگ دعوے تو بہت کرتے ہیں لیکن عملاً ان سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے بڑے اعتماد سے اعلان کیا تھا کہ روس پاکستان پر دباؤ ڈال رہا ہے اور وزیر اعظم کوسیجن اپنا نمائندہ راولپنڈی بھیج رہے ہیں لیکن ہوا اس کے برعکس بھارت نے بڑی خاموشی سے سیالکوٹ سیکٹر میں وہ علاقے خالی کر دیئے ہیں جن کو وہ اپنا کہتا تھا اور اب بھی اپنا کہتا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ پارلیمنٹ میں مخالف ارکان نے وزیر اعظم پر جھوٹ بولنے کا الزام عاید کیا ہوا کہ انہوں نے روسی نمائندہ پاکستان بھیجنے کے بارے میں جو کچھ کہا تھا وہ غلط تھا اور خود وزیر اعظم نے اشارتاً کنایتاً اس بات کا اعتراف کر لیا کہ ان سے غلطی ہوئی ہے۔